آسان رزق
مُسلمانوں کی بے روزگاری کا بہترین علاج
یا اللہ
دلشاد اینڈ سنز دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إن اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین
بیشک اللہ ہی رزق پہنچانے والا نہایت ہی قوت والا ہے۔ آیۃ
آسان رزق
مؤلفہ
جناب صوفی عبدالرحمن صاحب مدظلہ

فہرست مضامین

تقریظ

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز محترم جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب نے جو بمبئی کے اونچے درجہ کے تاجروں میں سے ہیں اور ماشاء طریقت کے میدان میں صاحب سلسلہ بھی ہیں۔ یہ زیرِ نظر رسالہ تحریر فرما کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے آج روٹی اور رزق کا سوال زندگی کا نصب العین بنا لیا گیا ہے اور اس میں لوگ اس وقت غرق ہیں کہ دین و مذہب اور آخرت و عاقبت کو بھی اس پر نثار کر دیا ہے۔

صوفی صاحب ممدوح نے روٹی کا مسئلہ ٹھیک اس نہج پر سامنے رکھا ہے جس نہج پر اسلام نے اسے اٹھایا ہے۔ جس سے دنیا کے ساتھ دین اور آخرت کی بہبود و فلاح بھی حاصل ہوتی ہے اور روٹی بھی غناء و استغناء کے ساتھ میسر آتی رہے۔ اسلام نے کسبِ حلال کو فریضہ قرار دیا ہے۔ یعنی روٹی کھانا اتنا ہی ضروری بتلایا ہے

جتنا کہ عبادتِ خداوندی ضروری قرار دی ہے۔ نہ اس نے دین میں لگاکر دنیا سے قطعِ نظر کیا ہے۔ اور نہ دنیا میں غرق کر کے دین ہی کو خیرباد کہنے کی اجازت دی ہے۔ اس نے اباحیت سے بھی روکا ہے اور رہبانیت کو بھی ختم کیا ہے۔ جس سے آدمی کا دین اور دنیا دونوں ہی اپنے اپنے درجہ میں استوار ہوجاتے ہیں۔

صوفی صاحب نے اس اعتدالی نقطہ پر مسلمانوں کو ا بلکہ جو بھی صلاحیت پسند غیر مسلم اس پر چلے اسے بھی) سمجھانے کی سعی فرمائی ہے۔ جہاں موصوف نے اسباب کے درجہ میں روزی کمانے کے لئے ہاتھ پیر ہلانے اور اسباب اختیار کرنے کی تلقین کی ہے وہیں ان دُعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جو رزق میں برکت اور ترقی کا سبب ہیں۔ اور کسبِ معاش کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونے دیتیں بلاشبہ یہ آج کی شدید ترین ضرورت ہے جسے موصوف نے پورا کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ حق تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافع فرماکر لوگوں کو اس سے منتفع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد طیب غفرلہٗ

رئیس جامعہ دارالعلوم دیوبند (الہند)

۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۸ء

تقریظ

از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ للہِ وَ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الَّذین اصطفیٰ

اَمّا بعدُ :- ناچیز راقم سطور نے محترمی صوفی عبدالرحمٰن صاحب کا رسالہ "المائدہ (آسمانی روٹی)" دیکھا۔ موصوف نے قرآن وحدیث کی وہ دُعائیں جمع کی ہیں، جو طلب وازدیادِ رزق اور حصولِ برکت کے لئے ہیں۔ ان دُعاؤں کو اپنا معمول اور وظیفہ بنالینا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے کہ اُن کے ذریعہ دنیاوی مقصود بھی حاصل ہوگا اور قربِ خداوندی بھی جو مومن کا اصل مطلوب اور اس کی حقیقی کامیابی ہے۔ اس لئے کہ دُعا کو مخ العبادہ (بندگی کا مغز) کہا گیا ہے اور وہ سراسر بندگی اور حقیقت کی تحقیق ہے۔ دُعا بجائے عمل اور ذکر ہے پھر جب وہ قرآن کے الفاظ اور ادعیہ ماثورہ کی شکل میں ہو تو نُورٌ علیٰ نُورٍ ہے اور اس کی قبولیت اور دُعا کرنے والے کی مقبولیت

میں کیا شک ہے۔ روٹی کے مسئلہ کو جو اہمیت آجکل حاصل ہو گئی ہے وہ شاید کسی زمانہ میں اس کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے اس کو خدا سے غافل بلکہ باغی بنانے کا ذریعہ بنالیا ہے اور اس کی آڑ میں وہ مذہب سے بیزار، اخلاق وانسانیت سے عاری اور انسان کو بہائم اور چوپایوں میں شامل کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اس مسئلہ کو رازقِ حقیقی سے مربوط اور دعا اور رجوع الی اللہ سے وابستہ کرنے کی کوشش تبلیغ دین کی ایک حکیمانہ کوشش اور سعی محمود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول ونافع بنائے اور مصنّف ممدوح کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

ابوالحسن علی ندوی

پیش لفظ

از مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جس کی رحمت ہر چیز کو وسیع ہے اور بے حساب درود وسلام ہو سیدُ المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اور بے شمار رحمتیں نازل ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور اصحاب اور تمام مسلمانوں پر۔

آج کل اکثر دیندار لوگوں کو تنگی، غربی اور قرضداری کی شکایت ہے اور روزی کی فکر میں پریشان ہیں۔ جھوٹ و حرام سے کمانے والے تو آج آرام سے باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن سچائی اور حلال طریقے سے کمانے والے تنگی میں رہتے ہیں جس سے بعض وقت اُن کو یہ الجھن اور حیرانی ہوتی ہے کہ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری لے رکھی ہے تو پھر یہ تنگی کیوں ؟ اگرچہ رزق کا

مسئلہ بہت نازک ہے پھر بھی اس مختصر رسالہ میں حتی الامکان اس کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

دورِ حاضر میں کم علم مسلمانوں کو کمیونسٹ خوب بہکاتے ہیں کہ اسلام پر عمل کرنے سے (نعوذ باللہ) کوئی فائدہ نہیں۔ مذہب پیٹ کا مسئلہ حل نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ سراسر دھوکا اور جہالت ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پیٹ کا مسئلہ موت تک محدود ہے مگر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مرنے کے بعد بھی پیٹ کا مسئلہ باقی رہنے کی خبر دی ہے اور اس کا علاج بھی بتلایا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص دُنیا میں نیک اعمال کے ساتھ زندگی گزارے گا وہ آخرت میں جنت کی نعمتوں سے خوب پیٹ بھرے گا۔ جو انسان کے گمان کے باہر ہے۔ اور جو کوئی نیک اعمال سے خالی ہاتھ یہاں سے جائے گا وہ وہاں محتاج ہوگا۔ اور اس کو کھانے کے لئے زقوم (کانٹے دار درخت) اور پینے کے لئے خون پیپ اور حمیم (کھولتا ہوا پانی) نصیب ہوگا۔ اس سلسلہ میں احقر کا گجراتی رسالہ "آسان رزق" طبع ہوا تھا جس میں پانچ باب تھے اب اس دوسرے ایڈیشن کے وقت اس میں اضافہ کے طور پر احقر نے رزق کے سلسلہ میں قرآن اور احادیث سے ماخوذ چالیس دعائیں بھی شامل کردی ہیں جو "المائدہ" کے نام سے موسوم ہے جس پر

عمل کر کے انشاء اللہ تعلقِ خداوندی میں بھی زیادتی ہوگی اور روزی میں بھی برکت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ احقر کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کے لئے نافع بنائے۔ آمین

(صوفی عبدالرحمٰن عفی عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابِ اوّل
روزی کی تلاش

تمام تعریف اللہ ربُّ العزت کے لئے، اور درود وسلام تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ، اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں، میں ان سے (مخلوق کی) روزی رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا، قوت والا نہایت قوت والا ہے (سورہ الذاریات)

نیز فرمایا: اور کوئی (رزق کھانے والا) روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمّہ نہ ہو۔

(سورۂ ہود)

نیز فرمایا: ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس زمین کے لئے باعثِ رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے۔ (سورۃ کہف)

حضرت کعب بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ، ہر قوم اور ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے (یعنی ہر قوم خُدا کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری اُمّت کا فتنہ (یعنی خدا کی آزمائش) مال ہے۔

تشریح: یعنی خداوند تعالیٰ میری امت کو مال اسی لئے دیتے ہیں کہ امتحان کریں بندوں کا کہ مال داری میں دین پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔ (مظاہر حق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو شخص جائز طور پر دنیا حاصل کرے، سوال کی ذلّت سے بچنے کے لئے اور اہل و عیال پر خرچ کرنے کے لئے، اور ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی نیّت سے، تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں

رات کے چاند کے مانند چمکتا ہو گا۔ اور جو شخص جائز طور پر دُنیا حاصل کرے اس نیت سے کہ مال زیادہ کرے اور اظہارِ فخر کرے اور لوگوں کو دکھاوے تو وہ خداوند تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

تشریح:۔ جب مال زیادہ کرنے کے لئے اور فخر کے لئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے حلال طور پر کمانے والے کا یہ حشر ہو گا۔ تو پھر حرام طور پر کمانے والے کا کیا حشر ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے حرام کمانے والے کا تذکرہ نہیں فرمایا کہ یہ شیوہ اہلِ اسلام کا نہیں۔ (مظاہر حق)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے۔ اگر یہ دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ بادشاہ اور حکام ہم کو اپنا رومال بنا ڈالتے یعنی ذلیل و خوار بنا دیتے۔

نیز فرمایا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو اس کو چاہئے کہ مال کی اصلاح کرے (یعنی اس کو بڑھانے کی تدبیریں کرے۔ اور ضائع ہونے سے بچائے) اس لئے کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر اسمیں کوئی محتاج ہو گا تو وہی سب سے پہلا شخص ہو گا۔

جو اپنے دین کو دُنیا کے عوض فروخت کر دے گا۔ نیز فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔

اقتصادی ترقی کے لئے آج لوگ اقتصادیات کے علم سے بہت فائدہ اٹھارہے ہیں۔ اقتصادیات نصف سائنس کا حصّہ ہے (مثلاً ذخیرہ اندوزی اور طلبِ معاش کے اصولوں کا جاننا وغیرہ) اور آدھا فن کا حصّہ ہے اور فن کے لئے ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن تقدیر کے آگے بعض اوقات ہوشیاری (تدبیر) ناکام ہوجاتی ہے کیونکہ اگر اقتصادی ترقی محنت اور عقل سے حاصل ہوتی تو مزدور اپنی محنت سے اور عقلمند اور ہوشیار لوگ اپنی عقل و ہوشیاری سے دوسروں سے زیادہ مالدار ہوتے۔ روزی حاصل کرنے کے سلسلے میں ایمان والوں کو شریعت کے قانون کے مطابق عمل کرنا چاہئے جس کو شریعت میں معاملات (لین دین کے طریقے) کہا جاتا ہے۔ معاملات کا علم جاننا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں بہشتی زیور کا پانچواں حصّہ اور صفائی معاملات کو پڑھنا اور سمجھنا چاہئے۔

علم الاقتصادیات میں سود پر دارومدار رکھا گیا ہے۔ اقتصادی ترقی کے لئے سود کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ حالانکہ شریعت میں

سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلام لوگوں کو غریب بنانے کے لئے نہیں آیا ہے۔ بلکہ اس کے اصول کے مطابق عمل کرنے سے بہت سے لوگ غنی اور تونگر ہو گئے ہیں۔ سُود لینے سے اگرچہ بظاہر مال میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور زکوٰۃ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مال میں کمی ہوئی لیکن ایمان والوں کا تجربہ ہے کہ سود سے مال میں برکت ختم ہو جاتی ہے اور آخر میں قرضداری تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور زکوٰۃ دینے والوں کے مال میں ہمیشہ برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ اپنے زمانہ میں کامل بزرگی کے ساتھ ساتھ مشہور تونگروں میں شمار ہوتے تھے۔

لوگ جھوٹ، دھوکہ اور فریب سے جلد کما کر اپنے آپ کو کامیاب سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل معیار کی حکمتِ عملی جس میں ساکھ اور عزت پائیدار نہیں ہوتی وہ پسندیدہ نہیں سمجھی جاتی ہے۔ شریعت نے اقتصادی ترقی کے لئے طویل معیار کی حکمتِ عملی کو پسند کیا ہے جس سے ساکھ اور عزت قائم رہتی ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈھتا ہے جس طرح اس کی موت اس کو ڈھونڈھتی ہے۔

تَشرِیح :- یعنی جس طرح موت یقینی ہے اور بدون تلاش اپنے وقت پر آجاتی ہے اسی طرح رزق بھی یقینی ہے۔ اپنے وقت پر خدا کی طرف سے بندہ کو ڈھونڈھ لیتا ہے۔ بلکہ رزق اپنی رفتار میں موت سے بھی زیادہ تیز ہے کیونکہ موت نہیں آتی جب تک بندہ اپنا رزق تمام کا تمام نہیں کھالیتا۔ پس رزق کے لئے اللہ تعالیٰ پر پورا اعتماد کرنا چاہئے۔ اور مضطرب اور پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ متوسط درجہ میں تدبیر اختیار کرنا کافی ہے۔ تدابیر اختیار کرنے سے عبدیت کا اظہار ہوتا ہے مگر اس طلب میں اجمال ہو، کاوش و اضطراب نہ ہو۔

بَابُ دُوم
رُوزی میں بَرکتُ وترقی کے اسبابُ

"نافع الخلائق" میں ہے کہ ایک روز ایک اعرابی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور فقر و فاقہ سے رویا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فریضہ کے بعد دسؔ بار "اِنَّآ اَنزَلنٰا" پڑھا کر اور جمعہ کے دن ناخن کٹوایا کر۔ اعرابی نے ایسا ہی کیا، مالدار ہو گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ دس چیزوں سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۱) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا (۲) عقیق کی انگوٹھی پہننا (۳) جمعرات کے دن ناخن کٹوانا (۴) کسی اندھے کا ہاتھ پکڑ کر راستہ بتانا (۵) کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا (۶) پاؤں میں جوتے پہننا (۷) مسجد میں جھاڑو دینا (۸) پیشہ اور تجارت ایمانداری سے کرنا (۹)

حلال طریقے سے کھیتی کرنا (۱۰) حج کرنا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی چار چیز کو لازم پکڑے تو وہ اور اس کے اہل وعیال محتاج نہ ہوں گے۔ (۱) صبح سویرے اٹھنا (۲) نماز کا وقت آنے سے پہلے ہی وضو کرنا (۳) وتر کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں نہ کرنا (۴) اذان سے پہلے مسجد میں آنا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی فجر کی دو سنتیں گھر میں ادا کر کے مسجد میں آیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ فرما دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت سے فرمایا کہ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں (۱) ایک دوسرے سے ملنا جلنا (۲) راہِ خدا میں جہاد کرنا (۳) صبح کی نماز کے بعد نہ سونا (۴) دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو اختیار کرنا (۵) صبح اور رات کو مسجد میں ہونا (یعنی فجر اور عشاء کی جماعت کی پابندی کرنا) (۶) گھر والوں کو نماز پڑھنے کے لئے کہتے رہنا (۷) خود بھی عبادتِ خداوندی میں مشغول ہونا۔ (۸) جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں دعاؤں میں زیادتی کرنا۔ (۹) امانت ادا کرنا۔ (۱۰) روزی کی طلب میں صبر کرنا اور جلد بازی نہ کرنا (۱۱) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا

جیسا کہ اس کا حق ہے۔ (۱۲) تقویٰ اختیار کرنا۔ (۱۳) گھر کے دروازہ کے پاس دُعا کرنا۔ (۱۴) صبح سویرے اٹھنا۔ (۱۵) خیر خیرات زیادہ کرنا (۱۶) مہمان کی عزت کرنا۔ (قرآن مجید کی تعظیم کرنا۔ (۱۸) شب برات میں دُعا کی کثرت (۱۹) عاشورہ کے دن بال بچوں پر خرچ میں فراخی کرنا۔ (۲۰) اہل و عیال کے ساتھ رحمدلی سے ملنا (۲۱) ماں باپ کے حق میں نیکی کرنا (۲۲) دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا۔ (۲۳) سخاوت کی عادت کرنا۔ (۲۴) گناہ سے بچنا (۲۵) جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے پرہیز کرنا۔ (۲۶) ہر بُرائی سے بچنا خاصکر زنا سے (۲۷) اذان کا جواب دینا۔ (۲۸) حق بات کہنا (۲۹) لالچ اور حرص کا چھوڑنا۔ (۳۰) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۳۱) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا۔ (۳۲) عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنا۔ (گھر میں سرکہ رکھنا۔ یہ چیزیں غنی کرتی ہیں اور مالداری لاتی ہیں۔

نقل ہے کہ ایک عالم کو روزی کی تنگی پیش آئی انھوں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھا اور اپنے حال کی شکایت کی دوست نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے قرآن مجید کی کوئی

سورت یا کوئی آیت یاد کی تھی اور پھر اُسے بھلا دیا ہے۔ عالم نے کہا سچ ہے، دوست اس پر غصہ ہوا اور کہا پھر سے یاد کرو۔ عالم نے ویسا ہی کیا، روزی کی تنگی جاتی رہی۔

"عمدۃ الاحکام" وغیرہ میں لکھا ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دسترخوان پر کھانے کے گرے ہوئے ریزے کھاتا ہے، وہ ہمیشہ فراخی رزق میں رہتا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا کوئی لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھالو اور جو کچھ اس پر لگ گیا ہے اس کو صاف کر کے کھالو اور اسے شیطانوں کے واسطے نہ چھوڑو (اس حدیث میں بتایا ہوا علاج تکبر کو بھی توڑتا ہے۔)

اور بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص دسترخوان پر گری ہوئی چیز کھالیوے تو وہ جنت کی حوروں کا مہر ہو جائے گا۔ اور حق تعالیٰ اس شخص کو اور اس کی اولاد کو جذام کوڑھ اور برص سے اور جنوں سے محفوظ رکھے گا۔ (یہ حدیث "کنز العباد" میں لکھی ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

ایک روایت میں ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد سنّت سمجھ کر ہاتھ دھونے والے کو انشاء اللہ کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

بازار، دوکان اور آفس میں آنکھوں کی حفاظت کرنے سے (غیر محرم پر نظر سے بچنے سے)، روزی میں برکت ہوتی ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اپنے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی پہنے رہے چور اور دوسری آفتوں سے سفر میں عافیت رہے گی۔

باب سوم

تنگی و مفلسی

نافع الخلائق میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کنگھی کو کھڑا ہو کر کرے، قرضدار ہو اور جو کوئی کھانے کو سونگھے، برکت اس سے جاوے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ جس گھر میں خیانت و چوری و زنا ہو اس گھر میں برکت نہیں ہوتی ہے۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خاص اپنے احباب و اصحاب سے فرمایا کہ نو باتوں سے محتاجی آتی ہے۔ (۱) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا (۲) جھوٹی قسم کھانا (۳) زنا کرنا (۴) لالچ کرنا (۵) مغرب و عشاء کے درمیان سونا (۶) راگ باجا سننا۔ (۷) سائل کو محروم واپس کر دینا خصوصاً جورات

کے وقت آیا ہو۔ (۸) تقدیر پر یقین نہ رکھنا۔ (۹) رشتہ داروں سے بُرا سلوک کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو بددُعا نہ دیا کرو، جو کوئی اپنی اولاد کو مرنے کی بددُعا دے گا وہ محتاجی میں مبتلا کر دیا جائے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں محتاجی کا سبب ہیں (۱) مردے کے پاس کھانا کھانا (۲) لنگی یا پاجامہ کھڑے ہو کر پہننا (۳) بیٹھ کر پگڑی باندھنا۔ (۴) جوں کو پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا (۵) پوشیدہ بالوں کو قینچی سے کاٹنا (۶) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پانی پینا (۷) جوتے یا چپل کا تلا دیکھنا (۸) نماز میں سستی کرنا (۹) لوگوں سے ترشروئی سے ملنا۔ (۱۰) جھوٹ کی عادت کرنا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں شراب و دف و تنبورہ و نرد ہو تو گھر والوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے اور خدا تعالیٰ اس گھر سے برکت

اٹھالیتا ہے۔ (جس گھر میں تصویر یا کُتا ہو اس گھر میں بھی رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔)

حدیث میں ہے کہ تین آدمی ہمیشہ روزی کی تنگی میں مبتلا رہتے ہیں۔ (۱) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والی اولاد (۲) شوہر کے ساتھ خیانت کرنے والی عورت (۳) پڑوسیوں کے ساتھ بدسُلوکی کرنے والا۔

یہ چیزیں بھی محتاجی کا سبب ہیں (۱) زنا کرنا (۲) جھوٹ بولنا (۳) روٹی کا ٹکڑا زمین پر چھوڑنا (۴) ہاتھ مُنہ آستین یا دامن سے صاف کرنا۔ (۵) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا۔ (۶) ماں باپ کو رنجیدہ کرنا (۷) نماز چھوڑنا (۸) استاذ کی بے ادبی کرنا (۹) صبح کے وقت سونا سُورج طلوع ہونے سے پہلے (۱۰) بے وقت اٹھنا (۱۱) کوڑا کرکٹ گھر میں رکھنا (۱۲) سڑا ہوا کھانا کھانا (۱۳) ہاتھ مُنہ دَروازہ پر بیٹھ کر دھونا (۱۴) بَرتن کو بغیر دھوئے چھوڑنا (۱۵) بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا (۱۶) اولاد اور مہمان کی ناقدری کرنا۔ (۱۷) طاقت ہوتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا (۱۸) وضو کرتے ہوئے دنیا کی باتیں کرنا۔ (۱۹) پیشاب کرتے وقت بولنا (۲۰) پیشاب کی جگہ پر وضو کرنا (۲۱)

بغیر وضو قرآن پڑھنا (۲۲) لہسن پیاز کے چھلکے جلانا (۲۳) صبح کی نماز کے بعد فوراً ہی مسجد سے باہر آجانا (۲۴) اپنی طاقت کے غرور میں دوسروں کو ستانا (۲۵) ماں باپ کا نام لے کر پکارنا (۲۶) بدن پر پہنے ہوئے کپڑے کو سینا (۲۷) بھیک مانگنے والوں سے اناج خریدنا (۲۸) قلم کے تراشے پر پیر رکھنا (۲۹) ٹوٹی ہوئی کنگھی بالوں میں کرنا (۳۰) ناخن کو دانتوں سے کترنا (۳۱) اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے دوسروں سے آگے چلنا (۳۲) سجدۂ تلاوت میں تاخیر کرنا (۳۳) فضول خرچی کرنا (۳۴) رات کو عریاں (ننگے) سونا (۳۵) بوقت شام گھر میں چراغ روشن نہ کرنا (۳۶) بہت سونا (۳۷) برہنہ جاکر پیشاب کرنا۔ ان سب چیزوں سے بھی روزی میں تنگی آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مطالب المومنین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو غسل کی حاجت ہو بغیر کلی کئے کچھ نہ کھائے ورنہ محتاج ہو جانے کا ڈر ہے۔ (واللہ اعلم)

ابواللیث نے بستان میں لکھا ہے کہ جو شخص کپڑے سے جھاڑو دیا کرے تو آخر کو محتاج ہو جائیگا۔ واللہ اعلم) بازار دوکان اور آفس میں بری نگاہ سے (غیر محرم پر نگاہ ڈالنے سے) محتاجی آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

بابِ چہارم

روزی کی تدبیر

مقصد میں کامیابی کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے۔ تدبیر کے بغیر کوئی شخص بھی مقصد تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔

علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص توکل کا مفہوم یہ سمجھے کہ بس زمین پر پڑا رہے اور کسبِ معاش کی تدبیریں اختیار نہ کرے تو وہ جاہل ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہیئے کہ تدبیر تو ضرور کرے مگر بھروسہ تدبیر پر نہ کرے کیونکہ تدبیر تو صرف بھیک کا پیالہ ہے اور دینے والے حق تعالیٰ شانہٗ ہیں۔

جس طرح اللہ جل جلالہٗ کے شان کی کوئی حد نہیں ایسے ہی اس کے رزق کے دروازوں کی بھی کوئی حد نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ؕ	یا اللہ! کھول دے ہمارے لئے دروازے اپنی رحمت کے اور سہل کر دے طریقے ہم پر اپنے رزق کے

ظاہری تدبیروں کے ساتھ ساتھ روزی کے لئے رُوحانی تدبیروں کو بھی اختیار کرنا چاہیئے۔ نماز، ذکر اللہ، دُعا وغیرہ اختیار کرنا ضروری ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں زیادتی اور اس کی نزدیکی اور اس کی رضامندی بھی نصیب ہو گی اور روزی میں برکت اور فراخی بھی ہو گی۔

انسان کی زندگی میں صرف دو حالتیں ہی پیش آتی ہیں کیونکہ جو معاملہ بھی پیش آئے گا یا تو وہ اس کی مرضی کے مطابق ہو گی اور یا اس کی مرضی کے خلاف پیش آئے گا۔ پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور دوسری صورت میں صبر کرے۔

حضرت صہیبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی شان عجیب ہے، اس کے تمام کام اس کے لئے خیر ہیں۔ اور یہ شان صرف مومن کے ساتھ مخصوص ہے چنانچہ اگر اس کو خوشی (یعنی فراخیِ رزق، خوشحالی، چین اور توفیقِ طاعت

وغیرہ نعمتیں) حاصل ہوں تو شکر کرتا ہے۔ پس یہ شکر اس کے لئے خیر ہے اور اگر کوئی مصیبت (یعنی فقر، مرض اور رنج وغیرہ) پہنچے تو صبر کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کے لئے خیر ہے۔

تشریح:- صبر اور شکر دونوں اونچے درجہ کے عمل ہیں۔ اور دونوں پر ثواب مرتب ہوتا ہے لیکن جو شخص کہ مومن کامل نہیں ہوتا اس کو جب خوشی اور دولت ملتی ہے تو تکبر اور خلافِ شرع باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر اس کو کوئی رنج یا نقصان پہنچتا ہے تو روتا چلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور شکایت اور اعتراض کرتا ہے اور مومن کامل دونوں حالتوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہتا ہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ واقعہ ہر رات کو (مغرب بعد) پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

جو کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے گھر والوں کو غنی کرتا ہے۔

اور نقل ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی فرمائے گا اور سورۃ فاتحہ اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھنے سے بغیر محنت کے روزی ملتی ہے۔

ادائیگیٔ قرض

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ تحریم کو پڑھا کرے اگر اس پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے ادا ہو جائے گا۔

(۲) جو کوئی سورۃ والعادیات کو پڑھا کرے اس کا قرض ادا ہو جائے گا اگرچہ بے حساب ہو۔

(۳) ابوداؤدؒ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو غموں نے اور قرض نے ستا رکھا ہے اس کا کیا علاج کروں؟ آپ نے دریافت فرمایا، کیا سکھا دوں میں تجھ کو ایک ایسا کام کہ جس وقت تو کہے اس کو تو لے جائے حق تعالیٰ تیرے غم کو اور ادا کر دے تیرے قرض کو۔ اس نے کہا سکھا دیجئے مجھ کو یا رسول اللہ! فرمایا کہ ہر صبح و شام کو کہا کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡجُبۡنِ وَالۡبُخۡلِ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنِ وَ قَھۡرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ :- اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے غیظ و غضب سے۔ (ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے)۔

(۴) حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کبھی غم کی بات پیش آتی تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ؕ

ترجمہ :- کوئی معبود نہیں اس اللہ کے علاوہ جو حلیم وکریم ہے اور کوئی معبود نہیں اس اللہ کے علاوہ جو بڑا حکیم عظیم ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا جو رب ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اور جو رب ہے عرشِ عظیم کا۔

(۵) جامع ترمذی میں آیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی سخت کام پیش آتا تھا تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے :-

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ۔

ترجمہ :- اے زندہ نظام عالم کو برقرار رکھنے والے میں

تیری ہی رحمت سے فریاد چاہتا ہوں۔

(۶) فرمایا دعائے ذوالنون دفع کرتی ہے ہر غم کو اور دکھ کو یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے یقیناً میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (روزانہ عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔)

(۷) طبرانی رح نے روایت کی ہے معاذ بن جبل رض سے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سکھاؤں تجھ کو؟ ایسی دعا کہ اگر پہاڑ برابر بھی قرض ہو تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا وہ یہ دعا ہے:۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک۔ اس کے بعد کہے:۔ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ۔

ترجمہ:۔ اے دنیا و آخرت کے رحمٰن اور دنیا و آخرت کے رحیم! تو جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر اپنی خاص رحمت کر جو دوسروں کے رحم و کرم سے مجھ کو بے نیاز کر دے۔ (ہر فرض نماز کے بعد تین بار پڑھے۔)

جو کوئی دوسرے کا قرضدار ہو اور قرض ادا نہ کر سکتا ہو تو ہر نماز (فرض) کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ دعا کے اوّل اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں گیارہ مرتبہ یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ۔ پھر قرض کی ادائیگی کے لئے دُعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ قرض ادا کر دے گا۔

روزی کی برکت کے لئے

(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی کو یہ منظور ہو کہ میرے مال کو زوال نہ ہو اور برکت ہو تو یہ درود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ ؞

ترجمہ:۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلم مردوں اور مسلم عورتوں پر۔

(۲) جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی۔ خَالِدُونَ تک پڑھیگا غنی ہو جائے گا اور حق تعالیٰ اس کو محتاجی سے دُور رکھے گا۔

(۳) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز سو بار پڑھے:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ حق تعالیٰ اس کو غنی کردے گا اور محتاجی اور عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔

(۴) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز ۱۰۰ بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اور ۷۰ طرح کے نقصان و بلا سے محفوظ رہے گا کہ اس میں کی سب سے چھوٹی بلا غم اور محتاجی ہے۔ اور جو کوئی اسی کلمہ کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے خدا تعالیٰ اسکو غنی کردے گا۔

(۵) حدیث نبوی ؐ ہے کہ جو شخص بعد نمازِ جمعہ ۱۰۰ ۱۰۰ بار سُورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھے اور ۷۰ بار یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ تو مالدار ہو جائے گا (زیادہ سے زیادہ سات ۷ جمعہ تک۔

(۶) حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص ہر وقت باوضو رہنے کی عادت کرے اس کی روزی کشادہ ہو جائے گی

(۷) چاشت کی نماز کے بعد یَا بَاسِطُ دسؔ بار پڑھنے سے روزی میں فراخی ہوتی ہے۔

حاجت کے لئے

(۱) جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان مُبارک ناموں کو جمعہ کی رات میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ حاجت اس کی پُوری ہوگی (مجرب ہے) سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَادِرِ الظَّاھِرِ الْقَوِیِّ الْکَافِیْ۔

(۲) صَلٰوۃ الحَاجَۃ: ترمذی شریف میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ سے فرمایا کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو مسنون طریقہ سے وضو کر کے دل لگا کر دوؔ رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ کی نیت سے پڑھے۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے (مثلاً یوں کہے، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (تین مرتبہ) پھر درود شریف پڑھ کر

یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

پھر اپنی حاجت کیلئے دعا کرے۔

(۳) نماز قضاء حاجت اور نماز کن فیکون کی

جس کسی کو کوئی رنج یا کوئی غم ہو یا کسی سے ڈر ہو یا کوئی مہم پیش آئی ہو تو یہ نماز گزارے پھر قدرت اللہ تعالیٰ کی دیکھے شب نہ گزرے گی کہ انشاء اللہ اس غم سے نجات پاوے گا چاہیئے کہ شک نہ لاوے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں پہلے غسل کرے، پاک کپڑے پہنے پھر چار رکعت کی نیت باندھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار

کہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو بار کہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا چاروں رکعت پوری کرکے سلام پھیر دیوے اور سو بار غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ کہے پھر سر کو سجدہ میں رکھے اور ہاتھ اٹھا کر دو سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے۔ ابھی سجدہ سے سر نہ اٹھایا ہوگا کہ خدائے عزّ وجل اس کی حاجت کو پوری کردے گا انشاءَ اللہ۔ (یہ نماز آزمودہ ہے)

استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تبارک تعالیٰ سے صلاح لے لیوے۔ اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے، تو بے استخارہ کئے نہ کرے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہوگا۔

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ؁

اور جب ہٰذَا الْاَمْر پر پہنچے جس لفظ پر لکیر بنی ہے تو اس کے پڑھتے وقت اس کا دھیان کرلے جس کے لئے استخارہ کرنا چاہتا ہے ۔ اس کے بعد پاک وصاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کرکے باوضو سو جائے ۔ جب سوکر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آوے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن بھی ایسا ہی

کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس
کام کی اچھائی برائی معلوم ہوجائے گی اگر حج کے لئے جانا ہو تو یہ
استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں استخارہ کرے
کہ فلانے دن جاؤں کہ نہ جاؤں؟

(بہشتی زیور حصہ دوم)

استخارہ

جب کوئی شخص تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہو اور اس سے
چھٹکارے کا راستہ خواب میں دیکھنا چاہے تو وضو کرکے پاک
کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے پھر پاک بستر پر قبلہ رُو داہنی
کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل
کو سات بار اور سورۃ اخلاص کو سات بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر
یوں کہے کہ خداوندا مجھ کو میرے خواب میں ایسا نور دکھائے
جس میں میرے لئے اس تنگی سے کشادگی ہو اور میرے خواب میں
وہ چیز دکھا دے کہ جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہوجانے کو
معلوم کرسکوں۔ یہ دُعا کرکے سوجاوے انشاء اللہ خواب میں وہ

چیز نظر آجائے گی جس میں کشادگی ہے۔ اور اگر اس روز نظر نہ آوے تو دوسری رات کو یہی عمل کرے یہاں تک کہ سات رات تک کرے۔ سات راتیں نہ گزریں گی کہ خواب میں انشاء اللہ معلوم ہوجائے گا۔ اور یہ استخارہ تجربہ کیا ہوا ہے۔

سُورۃ یٰسین

سُورۃ یٰس شریف کی بہت فضیلتیں آئی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہر چیز کیلئے دل ہے۔ اور قرآن کا دل سُورۃ یٰسین ہے۔ اور فرمایا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بیشک دوست رکھتا ہوں میں اپنی امت میں اس شخص کو کہ جس کے دل میں سورۃ یٰسین ہو (یعنی جو زبانی یاد کرلے)

اور فرمایا کہ جس نے سُورۃ یٰسین دن کے شروع میں پڑھ لی تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور جس نے رات کے شروع میں سورۃ یٰسین پڑھ لی تو رات کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے

سورۂ یٰسین صبح کو پڑھ لی تو اس دن کی شام تک اس کو آسانی اور فراخی ملے گی اور جو شخص رات کو سورۂ یٰسین پڑھے گا تو صبح تک آسانی اور فراخی ملے گی۔

اور روایت ہے کہ جو کوئی بھوک کی حالت میں سورۂ یٰسین پڑھے گا تو اللہ کے فضل سے سیر ہو جائے گا۔ اور جو کوئی راستہ بھول گیا ہو اور سورۂ یٰسین پڑھے تو اللہ کے فضل سے راستہ مل جائے گا اور جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور سورۂ یٰسین پڑھے تو گم شدہ چیز مل جائے گی اور جس شخص کو کھانا کم پڑ جانے کا ڈر ہو اور سورۂ یٰسین پڑھے تو انشاء اللہ کھانے میں برکت ہو گی اور سب کو کافی ہو جائے گا اور کسی مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے تو موت آسان ہو جائے گی اور اگر مردے کے پاس پڑھے (جبکہ اس کو غسل دیا جا چکا ہو) تو مردے کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

دُرودِ شریف

دُرودشریف کے فوائد اگرچہ بہت ہیں مگر جو احادیث صحیحہ اور روایاتِ معتبرہ سے ثابت ہوا ہے۔ اس جگہ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ حاصل ہو۔

اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو خدا تعالےٰ اور فرشتے اس کے اوپر دس دفعہ دُرود (یعنی رحمت کی دُعا) بھیجتے ہیں اور اس کے دس درجے بُلند ہوتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے واسطے لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوجاتی ہے۔ درود شریف کا پڑھنا دنیا میں بھی حاجتوں کو پُورا کرتا ہے اور اس کے پڑھنے سے بیمار کو شفا ہوجاتی ہے اور دشمن پر فتح ہوتی ہے اور رضائے الہٰی حاصل ہوتی ہے اور اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور صفائی قلب حاصل ہوتی ہے۔ اور مال اور گھر میں بھی برکت حاصل ہوتی ہے اور

اور سکرات موت سے اسے نجات ہوتی ہے۔ فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور دُرود شریف پڑھنے والا بخیل نہیں کہلاتا، اور جس مجلس میں دُرود شریف پڑھا جاتا ہے تو تمام اہل مجلس کو خدا کی رحمت ڈھانک لیتی ہے اور اس کے پڑھنے والے کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں میسّر ہوتی ہے اور قیامت کی گھبراہٹ اور پیاس سے امن ہوگا۔

اسماء الحُسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے مُبارک ناموں کو یاد کرنے اور پڑھنے کی برکت سے جنت کی خوشخبری آئی ہے۔ ان ناموں کے وسیلے سے دُعا مانگنا قبولیت کا سبب ہے۔

ترمذی شریف میں ننانوے ۹۹ نام مُبارک بیان ہوئے ہیں اسماء الحسنیٰ کے ہر ایک نام کی تاثیر اور خاصیت الگ الگ بے شمار ہے۔ ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد ایک بار مُبارک ناموں کو پڑھ کر دُعاء مانگنے سے بہت فائدے اور خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ اسماء حُسنیٰ

مناجات مقبول میں اور وظائف کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں

تنبیہ

اُوپر بیان کی ہوئی چیزوں کے علاوہ بھی رِزق کی ترقی کے لئے بے شمار نفل نمازیں و دُعائیں وظیفے ہیں۔ جو بزرگوں اور عالموں سے پُوچھ کر معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے لکھ دیا ہے وہ بھی بہت کافی ہے۔

بَابُ پنجُم
دُعاکی فضِیلتُ

جن چیزوں کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے خواہ وہ دنیوی ضرورت ہو یا دینی اور خواہ انسانی وسعت میں ہو یا دسعت سے باہر ہو، ہر ایک کو اللہ سے مانگا جائے۔ اس طور پر کہ تدبیر کے کاموں میں تو کچھ تدبیر اور کچھ دُعا ہو اور جو کام تدبیر سے باہر ہیں ان میں صرف دُعا ہی پر اکتفا کی جائے اور جس وقت جو حاجت پیش آئے فوراً دل یا زبان سے مانگنا شروع کر دے

حضرت سرورِ عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :۔

(۱) اللہ تعالیٰ بڑے مہربان اور بڑے عزّت والے ہیں۔ اس سے شرماتے ہیں کہ بندہ ان کے آگے ہاتھ پھیلائے اور وہ اسے خالی واپس کر دیں۔ (جمع الفوائد)

(۲) جو شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (ایضاً)

(۳) جس شخص کے لئے دعا کرنے کے دروازے کھول دیئے گئے (یعنی خدا سے مانگنے کا شوق جس کو ہوگیا) اس کے لئے گویا رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ (ایضاً)

(۴) تم اللہ تعالیٰ سے کوئی (جائز) دعا مانگو تو (دل میں) اس کی مقبولیت کا یقین کامل بھی رکھو۔

(۵) اللہ تعالیٰ اس شخص کی دُعا قبول نہیں کرتے ہیں جس کا دل خدا سے غافل اور دوسری طرف لگا ہو۔

(۶) دُعا ہی اصل میں عبادت ہے (دوسری جگہ فرمایا، دُعا ہی تو عبادت کی رُوح اور مغز ہے۔

(۷) دُعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا کے سخت فیصلوں کو بدل دیتی ہے اور ٹال سکتی ہے۔

(۸) دُعا ہی آڑے آسکتی ہے ایسی بلا کے مقابلہ میں بھی جو آچکی ہو اور ایسی بلا کے مقابلہ میں بھی جو ابھی نہیں آئی۔

(جمع الفوائد)

(۹) بندہ کہتا ہے کہ میں نے دُعا مانگی اور قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کا کھانا پینا حرام، اس کا لباس اس کی کمائی حرام، پھر اس کی دعا قبول ہو تو کیونکر ہو۔

(۱۰) دعا میں ہاتھ کندھے کے برابر اٹھائے (یعنی کندھے سے اونچا اور سینے سے نیچا نہ کرے)، اور دعا میں انتہائی عاجزی یہ ہے کہ اپنے ہاتھ پُورے پھیلا دو۔ (جمع الفوائد)

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی دُعا رد نہیں ہوتی۔ یہ خیال ہرگز نہ آنا چاہئے کہ حقیر اور معمولی چیز ایسی عظیم و برتر ذات سے کیسے مانگی جائے کیونکہ اس کے نزدیک بڑے سے بڑی چیز بھی معمولی ہے۔

بابِ ششم

المائدة

یعنی آسمانی روٹی

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞	اے ہمارے رب! دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔
(۲) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۞	اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا۔
(۳) رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۞	اے میرے رب! میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے، محتاج ہوں۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

(روزی فراخ ہو کسی کا محتاج نہ ہو)

(۴) رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ۔	اے ہمارے پروردگار! اتار ہم پر خوان آسمان سے

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ	ہووے ہمارے واسطے عید ہمارے
اٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ	اوّل کو ہمارے آخر کو اور نشانی
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ	تیری طرف سے اور رزق دے
الرّٰزِقِيْنَ ۞	ہمکو اور تو بہترین رزق دینے والا ہے
(۵) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ	اے اللہ درست کردے میرا دین
دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ	جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور
اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ	دُرست رکھ میری دُنیا جسمیں میری
الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ	معاش ہے اور درست رکھ میری آخرت
الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ	جہاں مجھے لوٹنا ہے اور کر زندگی
خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ	کو میرے لئے ترقی ہر بھلائی میں
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۞	اور کر موت کو میرے لئے چین
	ہر بُرائی سے

یہ بہت جامع دُعا ہے۔

(۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ	یا اللہ! بخش دے مجھے
وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ	اور رحم کر مجھ پر اور امن دے
وَارْزُقْنِيْ ۞	مجھے اور رزق دے مجھے۔

(۷) اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ ؕ	یا اللہ! قناعت دے مجھے اس پر جو نصیب کیا تو نے مجھے اور برکت دے میرے لئے اس میں اور نگراں رہ میری ہر اس چیز پر جو میرے سامنے نہیں ہے خیر کے ساتھ،

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

(۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ؕ	یا اللہ! میں ذلیل ہوں پس عزت دے مجھے اور میں محتاج ہوں پس رزق دے مجھے۔
(۹) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ ؕ	یا اللہ! کرنا سب فراخ رزق میرا میرے بڑھاپے میں اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت۔

گھر میں وسعتِ رزق اور برکت کے لئے وضو کے درمیان خاص کر منہ دھوتے یہ دُعا پڑھے۔

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ	اے اللہ! بخش دے میرا گناہ اور وسعت دے مجھے میرے گھر میں

دَارِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ	اور برکت دے مجھے میرے
رِزْقِیْ	رزق میں ۔
(۱۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ	یا اللہ! بخش دے مجھے اور
وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَ	ہدایت کر مجھے اور رزق دے
عَافِنِیْ ۝	مجھے اور امن دے مجھے ۔
(۱۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ	یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
رِزْقًا طَیِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا	رزق پاکیزہ اور علم کار آمد اور
وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۝	عمل مقبول ۔

قرض دفع کرنے اور غنا حاصل کرنے کیلئے یہ دُعا پڑھے۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ	یا اللہ! کفایت کر میری اپنا
عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ	حلال رزق دیکر اور بچا حرام
بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۝	روزی سے اور بے پروا کردے
۞ ۞ ۞ ۞ ۞	مجھے بدولت اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے
(۱۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ	اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ	ایمان جو کہ پیوست ہوجائے میرے
وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی	دل میں اور یقین سچا یہاں تک کہ جان لوں

عربی	ترجمہ
اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ	میں کہ نہیں پہنچ سکتا ہے مجھکو
اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًی	مگر جو کچھ کہ تو لکھ چکا ہے میرے
مِنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا	لئے اور رضا اس چیز کے ساتھ کہ
قَسَمْتَ لِیْ ؕ	مقسوم میں لکھی تو نے میری معاش
	میں سے۔
(۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ	یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَ	تیری شدت فقر اور بہت محتاجی سے
التَّبَاؤُسِ وَاَعُوْذُ بِكَ	یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں
مِنْ کُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَ	تیری ہر ایسے فقر سے کہ بھول میں
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ غِنًی	ڈالدے مجھے اور پناہ چاہتا ہوں تیری
یُّطْغِیْنِیْ ؕ	ہر اس مالداری سے جو کہ دماغ چلادے میرا

یہ بہت جامع دعا ہے

عربی	ترجمہ
(۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ	یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے
مِنْ فَضْلِكَ ؕ	تیرا فضل۔
(۱۷) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَ لَا	یا اللہ! ہمیں زیادہ کر اور گھٹا
تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا	مت اور ہمیں آبرو دے اور خوار

وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَ وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّاؕ

ذکر اور عطیہ دے ہیں اور محروم ذکر اور ہمیں بڑھائے رکھ اور اوروں کو ہم پر نہ بڑھا اور ہمیں خوش کر اور ہم سے راضی ہو جا۔

(۱۸) رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًاؕ

اے ہمارے رب! دے ہمیں اپنے پاس سے رحمت اور سامان کر دے ہمارے لئے کام میں درستگی کا

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور سیر چشمی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو امامہ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ طرح طرح کے رنج وغم ہیں اور لوگوں کے قرضے میرے میرے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں۔ فرمایا میں تجھے ایسے چند کلمات بتائے

دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رنج و غم دور کردیگا اور قرض ادا کردے گا تو صبح و شام یوں کہا کر۔

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ۞

یا اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری فکر سے اور غم سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں تیری کم ہمتی سے اور سستی سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی سے اور بخل سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں تیری قرض سے اور لوگوں کے دبا لینے سے۔

فائدہ:۔ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ میں چند ہی روز ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج و غم دور فرما دیا اور قرض بھی ادا کروا دیا۔ (حصن حصین)

برکت اور دفع قرض کیلئے ہر نماز فرض کے بعد اور نوافل کے بعد مثلاً چاشت و اشراق وغیرہ کے بعد پڑھے

(۳۱) اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

یا اللہ! ملک کے مالک! تو دیتا ہے ملک جس کو چاہے۔ اور چھین

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ	لیتا ہے جس سے چاہے اور
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ	عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور
مَنْ تَشَاءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ	ذلت دیتا ہے جس کو چاہے۔
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر تحقیق
قَدِيْرٌ ہ	تو ہر چیز پر قادر ہے۔
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ	تو رات کو داخل کرتا ہے دن میں
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ	اور دن کو داخل کر دیتا ہے رات
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ	میں اور تو جاندار کو نکالتا ہے بیجان
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ	سے اور بیجان کو نکالتا ہے جاندار سے
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ	اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق
حِسَابٍ ہ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا	دیتا ہے۔ اے دنیا وآخرت کے رحمٰن و
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا۔	رحیم! تو جس کو چاہے دونوں
تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ ہ	دیتا ہے اور جس کو چاہے ان
وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ	دونوں سے روکتا ہے۔ مجھ پر ایسی
اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ	رحمت فرما جو تیرے علاوہ کسی اور
بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ہ	کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۴۲) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ ؕ

یا اللہ! نفع دے مجھے اس علم سے جو تو نے مجھے دیا اور دے مجھے وہ علم کہ نفع دے مجھے۔

(۴۳) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ؕ

اے حی، اے قیوم! تیری رحمت کی طرف فریاد لاتا ہوں۔

ہر حاجت کیلئے مقبول دعا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ

یا اللہ! میں غلام ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے غلام کا اور بیٹا ہوں تیری لونڈی کا۔ ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں میرے بارے میں تیرا حکم نافذ ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ عین عدل ہے۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے بحق ہر نام کے جو تیرا ہے کہ جس کے ساتھ تو نے اپنی

فِیْ کِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ

ذات کو موسوم کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا ہے یا وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب ہی میں اس کو رہنے دیا ہے۔

اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ ۝

یہ کہ قرآن عظیم کو کردے میرے دل کی بہار اور میری آنکھ کا نور، اور میرے غم کی کشائش اور میرے فکر کا دفعیہ۔

فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی فکروں اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بالضرور اس کو کشادگی عطا فرما دے گا

(رزین، معارف الحدیث)

نوٹ:۔ اس دعا میں جلاءَ حُزْنِی پڑھتے وقت اپنی فکروں اور پریشانیوں کی نیت کرے۔

واسطے کشادگی تنگی معاش یہ دعا پڑھے

(۲۵) یَادَائِمَ الْعِزِّ وَ

اے ہمیشہ عزت والے اور باقی

الْبَقَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ — باقی رہنے والے، اے بزرگی
وَالْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ، يَا — اور جود اور عطا والے اے
وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ — دوستی کرنے والے اے صاحب عرش
الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُهٗ — بزرگ، اے کرنے والے جو کچھ چاہے

پریشان حالی اور قرض دُور کرنے کیلئے ہر روز صبح کو پڑھے

(۲۶) بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ — میں اللہ کو سپرد کرتا ہوں اپنی جان
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ — اور اہل ومال کو یا اللہ برکت دے
لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ وَارْضِنِيْ بِمَا — مجھے اس چیز میں کہ مقدر کی گئی میرے
قَضَيْتَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ — لئے اور راضی رکھ مجھکو اپنے حکم پر
تَعْجِيْلَ شَيْءٍ اَخَّرْتَ — تاکہ نہ چاہوں میں جلد ملنا اس چیز
وَتَاْخِيْرَ شَيْءٍ عَجَّلْتَ ؕ — کا کہ دیر میں رکھی ہے تونے اور نہ
دیر میں آنا اس چیز کا کہ جلد لکھی ہے
تونے ۔

(۲۷) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ — یا اللہ! دور کرنے والے فکر کے
كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ — زائل کرنے والے غم کے قبول کرنیوالے
الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا — بیقراروں کی دعا کے ۔ رحمٰن دنیا

وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۝

کے اور رحیم اس کے، تو ہی رحم کرے گا مجھ پر۔ تو کر دے میرے اوپر ایسی رحمت کہ بے پرواہ کر دے تو مجھے اس کی وجہ سے اوروں کی رحمت سے۔

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ ۝

یا اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھ ہی سے ابتدا ہے سلامتی کی اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے سلامتی، میں مانگتا ہوں تجھ سے اے جلال اور اکرام والے! یہ کہ قبول کرے تو ہمارے حق میں ہماری دعا اور یہ کہ دے ہمیں ہماری خواہش اور یہ کہ بے پرواہ کر دے ہمیں ان سے جن کو ہم سے بے پرواہ کیا تو نے اپنی مخلوق میں سے

(۲۹) اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ

یا اللہ! احسان کر میرے ساتھ سہل کر دینے میں ہر دشوار کے کیونکہ ہر دشوار کا سہل کر دینا تجھ پر آسان

عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْئَلُكَ	ہے۔ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے سہولت
الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاتَ فِي	اور معافی دنیا و آخرت میں۔
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞	؂ ؂ ؂
(۳۰) رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا	اے ہمارے رَبّ ہمیں دنیا میں فلاں
كَذَا وَكَذَا يَا مُوْنِسَ	فلاں چیز دے ایہاں دُعا پڑھنے والا
كُلِّ وَحِيْدٍ وَيَا صَاحِبَ	فلاں چیز کے بجائے اپنے جائز مقصد
كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا	کا تصور کرے) اے ہر اکیلے کے غمگسار اور
غَيْرَ بَعِيْدٍ وَيَا شَاهِدًا	اے ہر تنہا کے ساتھی اور اے قریب
غَيْرَ غَائِبٍ وَيَا غَالِبًا	جو دور نہیں۔ اور اے حاضر جو غائب
غَيْرَ مَغْلُوْبٍ، يَا حَيُّ يَا	نہیں اور اے غالب جو مغلوب نہیں
قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ	اے حی اے قیوم اے بزرگی اور
الْاِكْرَامِ، يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ	عزت والے، اے آسمانوں اور زمینوں
وَالْاَرْضِ وَيَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ	کے نور، اے آسمانوں اور زمینوں کی
وَالْاَرْضِ وَيَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ	زینت، اے آسمانوں اور زمینوں کے
وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ	انتظام رکھنے والے۔ اے تھامنے والے
وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ	آسمانوں اور زمینوں کے اور اے آسمانوں

وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَ	اور زمینوں کے بنانے والے۔ اے
الْاِکْرَامِ یَاصَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ	قائم رکھنے والے آسمانوں اور زمینوں کے
وَمُنْتَهَی الْعَائِذِیْنَ،	اے بزرگی اور عزت والے۔ اے دادرس
وَالْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ	فریادیوں کے اور آخری دوڑ پناہ لینے
وَالْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ	والوں کے اور کشائش دینے والے بیچینوں
وَمُجِیْبُ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّیْنَ	کے اور راحت دینے والے غمزدوں کے
وَیَا کَاشِفَ الْمَکْرُوْبِ	اور قبول کرنے والے بے قراروں کی
یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ وَیَا	دُعا کے۔ اور اے کشائش دینے والے صاحب
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	کرب کے۔ اے الٰہ العالمین اور اے
مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ ۝	ارحم الراحمین۔ تیرے ہی سامنے پیش کی
	جاتی ہے ہر حاجت۔

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ	یا اللہ! دے تو مجھے ہدایت اپنے
عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ	پاس سے اور افاضہ کر مجھ پر
فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ	اپنا فضل اور کامل کر مجھ پر اپنی
رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ	رحمت اور اتار مجھ پر اپنی برکتیں۔
مِنْ بَرَکَاتِكَ ۝	

(۳۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ	یا اللہ! بخش دے میرے گناہ
ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ	اور وسیع کردے میرا خلق اور
وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَ	حلال کردے میرا کسب اور قناعت
قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ	دے مجھے اس چیز پر جو تو نے مجھے
وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِیْ اِلٰی	دی اور نہ لے جا طلب میری کسی ایسی
شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ ۝	چیز کی طرف جسکو تو نے مجھ سے ہٹا لیا ہو
(۳۳) اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا	یا اللہ! کھول دے ہمارے لئے
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا	دروازے اپنی رحمت کے اور سہل
اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۝	کردے ہم پر طریقے اپنے رزق کے
(۳۴) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا	یا اللہ! نصیب کر ہمیں اپنا فضل
مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا	اور نہ محروم رکھ ہمیں اپنے
رِزْقَكَ وَ بَارِكْ لَنَا فِیْمَا	رزق سے اور برکت دے ہمیں
رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا	اس رزق میں جو تو نے ہمیں
فِیْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا	دیا ہے اور کر ہمارا غنا ہمارے
فِیْمَا عِنْدَكَ ۝	دلوں میں اور کردے رغبت
	ہماری اس چیز میں جو تیرے پاس ہے

(۳۵) صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے چینی کے موقعہ پر یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم اور بُردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو رب ہے عرش عظیم کا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے بزرگی والے عرش کا (زاد المعاد)

❊ ⁘ ❊ ⁘ ❊

(۳۶) اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرْکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرْکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ ۝

یا اللہ! دے ہماری زمین میں برکت اور شادابی اور امن اور نہ محروم رکھ مجھے اس چیز کی برکت سے جو تو نے مجھے عطا فرمائی اور مت آزمائش میں ڈال مجھکو اس چیز کے بارے میں جو کہ مجھے نہ دے تو۔

❊ ⁘ ❊ ⁘ ❊

(۳۷) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّلَكَ الْمَنُّ فَضْلًا ؀
یا اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے شکر کے ساتھ اور تیرے ہی لئے احسان ہے فضل کے ساتھ

(۳۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس نازک وقت کے لئے کوئی خاص دُعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اُچھل اُچھل کر گلوں میں آرہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرو۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا۔
اے اللہ ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔

⁂ ⁂ ⁂

فائدہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دئے اور اس آندھی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔ (معارف الحدیث، مسند احمد)

(۳۹) یَا اَللّٰهُ یَا اَحَدُ
اے اللہ، اے اپنی خدائی میں تنہا

يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا
جَوَادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ
يَا وَهَّابُ يَا مُغْنِيُ يَا
فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ
يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا
رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا
بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ
اِنْفَحْنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ
خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ
سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا
فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ اِنَّا
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ
اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ

اے اپنی معبودیت میں یکتا، اے
موجود اے بہت بخشش کرنیوالے، اے
کھولنے والے، اے کرم کرنیوالے، اے
بہت دینے والے، اے بڑی بخشش والے
اے غنی، اے غنی کرنیوالے، اے ہرکاوٹ کے
دور کرنیوالے، اے بہت رزق دینے والے، اے
بہت جاننے والے، اے حکمت والے، اے زندہ
زندہ رہنے والے، اے قائم رکھنے والے، اے نگہبان
اے بڑے رحم والے، اے نہایت مہربان، اے زمین و آسمان
کے موجد، اے جلال و اکرام والے، اے نہایت مہربان
کرنیوالے، اے نہایت احسان کرنیوالے، اپنی طرف سے
ایسی خیر کی روح پھونک دے جسکے ذریعے
تو مجھکو تیرے ماسوا ہر ایک سے مستغنی کردے
اگر تم فتح و کامیابی طلب کروگے تو کامیابی تمکو
ملے گی۔ بیشک ہم نے آپ کو کھلی فتح دیدی،
اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب ہے۔ اے اللہ

يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا	اے غنی، اے تعریف کرنیوالے اے ہر چیز کے
وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَــرْشِ	موجد، اے سب کو دوبارہ زندہ کرنیوالے
الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالاً لِّمَا	اے نیکوں سے محبت رکھنے والے، اے صاحب عرش
يُرِيْدُ ۵ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ	عظمت والے، اے اپنے ارادے کو کر ڈالنے
عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ	والے، کفایت فرما مجھکو اپنے حلال کے ذریعہ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ	اپنے حرام سے اور غنی کر دے مجھ کو اپنے فضل
وَاحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ	کے ذریعہ اپنے ماسوا سے اور حفاظت
الــذِّكْــرَ وَانْصُرْنِيْ بِمَا	فرما میری اپنی اس قدرت کاملہ کے ذریعہ
نَصَرْتَ بِهِ الــرَّسُوْلَ	جس کے ذریعہ سے تو نے قرآن کریم کی حفاظت
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	فرمائی اور نصرت فرما میری اپنی قدرت تامہ
قَــدِيْرٌ ۵	کے ذریعہ جس کے ذریعہ سے تو نے رسول کی
	مدد فرمائی، یقیناً آپ ہر چیز پر کامل قدرت
	رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی کو منظور ہو کہ میرے مال کو زوال نہ ہو اور برکت اور خوشی حاصل ہو تو کہا کرے

(٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے بندے

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَ	اور اپنے رسول محمد صلی اللہ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	علیہ وسلم پر اور مومن مردوں
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ	اور مومن عورتوں پر اور مسلم
وَالْمُسْلِمَاتِ ۝	مردوں اور مسلم عورتوں پر۔
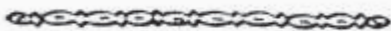
باب ہفتم

روزی کا انجام

حضرت عمرو ابن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم میں تمہارے فقر و افلاس سے نہیں ڈرتا ہوں، البتہ مجھے ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر دنیا کی محبت و رغبت میں اسی طرح گرفتار ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلے لوگ گرفتار ہوئے تھے اور یہ دنیا پھر تم کو ہلاک کر دے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

کیونکہ ضرورت سے زائد دنیا ہی غفلت اور گمراہی کا سبب بنتی ہے۔ چونکہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، البتہ مالداری اس شخص کو مضر نہیں جو اللہ سے ڈرتا ہو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

تو دیکھے کہ خداوند تعالیٰ بندہ کو باوجود اس کے گناہ کرنے کے دنیا کی محبوب ترین چیزیں عطا فرماتا ہے تو سمجھ لے کہ یہ استدراج ہے (یعنی ڈھیل اور مہلت ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی فَلَمَّا نَسُوا ..... فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ تک۔

ترجمہ :- جب کافر اس نصیحت کو بھول گئے جوان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے یہاں تک وہ ان دی ہوئی چیزوں پر اترانے لگے پھر اچانک ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا اور وہ حیران رہ گئے۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جو شخص اپنی دنیا کو عزیز و محبوب رکھتا ہے۔ (اس قدر محبوب رکھتا ہے کہ خدا کی محبت پر غالب آجاتے) وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس تم اس چیز کو اختیار کرو جو باقی رہنے والی ہے اور اس چیز کو چھوڑ دو جو فنا ہوجانے والی ہے۔

آخری بات :- زندگی کی کشتی کو دنیا کے سمندر میں شریعت کی حفاظت میں چلاتے رہوگے تو آخرت کی منزل تک سلامتی سے

پہنچ جاؤ گے۔ اور منزل کی کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اگر زندگی کی کشتی کو دنیا کے سمندر میں ڈبا دو گے تو فنا ہو کر نامُراد ہو جاؤ گے۔ جو آخرت کو اپنا مقصد اور نصب العین بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سکون اور اطمینان نصیب کریں گے۔ اور اس کی روزی آسان کر دیں گے۔ اور جو آخرت کو پسِ پُشت ڈال دیتا ہے اور دُنیا کو مقصد اور نصبُ العین بنا لیتا ہے اس کے دل میں پریشانی اور بے چینی رہتی ہے۔ اور رُوزی اتنی ہی حاصل ہوتی ہے جو تقدیر میں لکھی ہوتی ہے۔ حرص اور لالچ کرنے سے تقدیر سے زیادہ نہیں ملتی ہے خوب سمجھ لو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں تو دُنیا کی چیزیں نہ ملنے کا کوئی غم نہیں۔

پہلی :۔ ——— امانت کی حفاظت کرنا

دوسری :۔ ——— سچی بات کہنا

تیسری :۔ ——— اخلاق کا اچھا ہونا

چوتھی :۔ ——— حرام رُوزی سے بچنا

ترمذی وغیرہ میں حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان! تو میری بندگی (تابعداری) میں لگ جا میں تیرے دل کو غنی کردوں گا ورنہ تیرے دل کو مشغول کردوں گا۔ اور تیری محتاجی بند نہیں کروں گا۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًاO

مال اور اولاد دُنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے پروردگار کے پاس ثواب کے اعتبار سے بہت بہتر ہیں اور اُمید کے اعتبار سے بھی بہت بہتر ہیں۔

(سُورۂ کہف)

ہم یہاں ایسے رہے ویسے رہے
دیکھنا یہ ہے وہاں کیسے رہے

(مولانا سید سلیمان ندوی)

ایک مومن کی زندگی کی شان یہ ہے کہ وہ حلال کمائی

تلاش کرے۔ حلال کمائی کھائے۔ پاکیزہ روزی حاصل کرے اور پاکیزہ روزی کھائے۔ تب ہی دین و دنیا کی کامیابی ہے۔ ورنہ تو آج حرام راستے سے حاصل کی ہوئی دولت کل قیامت کے دن جان کا وبال ہوگی اور ہلاکت کا سبب بنے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال روزی

عطا فرمائیں۔

اور حرام سے ہماری حفاظت فرمائیں۔

آمین

تمت بالخیر
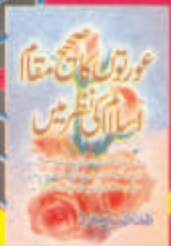
DILSHAD & SONS
PUBLISHER & PRINTERS
1852, Lal Darwaza, Lal Kuan, Delhi-6 Ph: 23284214
Rs. 15/=